يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الحمد للہ کہ درین ہنگام میمنت انضمام کتاب لاجواب مجموعۂ قصائد نفیس انتساب
تحفۂ مقبول جناب سرور انام و ہدیۂ منظور نظر اہل اسلام مسمی بہ

۱۳۰۳ھ

گلدستۂ محسن

۱۸۸۵ع

از احسن تصانیف شریف کلیم طور سخندانی خلیل گلزار رنگین بیانی بلبل نوا سنج
سخنوری جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل عدالت ججی مقام کانپور

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں زیور انطباع سے آراستہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت فراوان اوس محسن حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکے احسانات بی نہایات کا دریا نا پیدا کنار ہی

فرد

تواند کے کس از ماہیت او آشنا گشتن ٭ کہ باشد بحر احسانش محیط عالم تکوین ٭

سبحان اللہ عجب اوسکی قدرت ہی کہ اس خاکدان بے ثبات کو زاویہ عدم ہی عرصہ وجود مین لایا

تعالی اللہ طرفہ اوسکی صنعت ہی کہ انسان ضعیف البنیان کو جوہر عقل سے آراستہ کر کے خطاب

اشرف المخلوقات عطا فرمایا عجب وہ خداوند کارساز ہے کہ جسکی کارسازی بی نیاز ہی

نظم

ہے لاشبیہ و شریک لہٗ ٭ الہ الصمد وحدہٗ وحدہٗ ٭ سمیع و بصیر و علیم و خبیر

محیط و علی کل شے قدیر ٭ کریم و وحید و غفور و رحیم ٭ حمید و محیط و عزیز و حکیم

حسین الخلائق جمیل الخصال ٭ مبین و ذوی القدرۃ و ذو الجلال ٭ خداوند کونین و دانای غیب

مبرا ز نقص و معرا ز عیب

اور نعت بے پایان اوس حضرت خاتم الانبیا محبوب کبریا

رہبر و معراج سبحان الذی اسریٰ گوشہ نشین قاب قوسین او ادنیٰ صاحب تاج لولاک سیاح

نہ افلاک ہادی منہاج ما عرفناک سالک مسالک ما عبدناک منبع کرم شفیع امم طائر عرش نشین

رواج بخش دین متین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کو لائق ہی

کہ جسکی پستی منزلت اوج عرش اعظم بلکہ بلندی لامکان سے فایق ہے

نظم

اسیواسطے حق نے دی ہی زبان | کہون نعت احمد ہو رطب اللسان | وہ محبوب حق خاتم المرسلین
سپہر نبوت کا مہر مبین | تھا بے سایہ جسم اوسکا جون نور پاک | کہون حسن پر اوسکے روحی فداک
بیان کر سکے کیا زبان قلم | ترا مرتبہ اے شفیع امم | پڑھون تجھپہ صلوات شام وسحر
بھی سب آل اور تیرے اصحاب پر

بعد حمد پروردگار اور نعت احمد مختار و منقبت آل و محامد اصحاب کبار بندۂ خاکسار کمترین گنہگار امیدوار مغفرت آمرزگار احقر العباد اللہ الصمد غلام احمد المتخلص بسیفی عفی عنہ ابن المرحوم المغفور محمد سعید جعفر سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ خدمات بابرکات مین جمیع مشتاقان حال ولادت حضرت رسول اکرم و مشتاقان جمال باکمال خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مژدہ رسان ہے مرحبا گویان ہے کہ بندے کے ایک محب خاص مخلص باخلاص شیفتۂ جمال مصطفوی وجان نثار دودمان مرتضوی دوست والامنش مجموعۂ دانش و بینش جناب خورشید حسن صاحب المتخلص بہ طپش ساکن مدراس کی خواہش ہوئی اور دوسرے چند احباب کی فرمایش ہوئی کہ خدوی کے اوستاد جناب کمالات انتساب اکمل الکملا افضل الفضلا کشاف دقائق معقول و منقول حلال غوامض فروع واصول ابلغ البلغا افصح الفصحا بلبل گلستان ثناے نبوی عندلیب گلزار مدیح مصطفوی شاعر نازک خیال ناظم عدیم المثال ہمرتبہ حسان وہمیری مداح سرور قلم وپیغمبری عاشق صادق نبی مقبول محب واثق اہلبیت رسول جناب قبلہ وکعبہ مخدومی واوستادی حضرت مولانا مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل محکمہ عدالت مین پوری ادام اللہ فیوضاتہ واحسانہ وابقاہ وفقہ لمایحبہ ویرضاہ کے کلمات طیبات سے سراپای جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو قبل ازین اکثر مطابع مین زیور طبع سے آراستہ ہوا تھا اسکے اکثر مضامین مین بسبب عدم ملاحظہ نظر ثانی مصنف وبباعث سہو کاتب نہایت غرق واقع ہوا ہے اسلیے بہتر ہے کہ اگر اب اسکو بکوشش تمام وتصحیح مالا کلام مع مثنوی صبح تجلی ودیگر قصائد نعتیہ مصنف موصوف کہ جو تاحال قالب طبع مین نہ در آئے ہین حلیۂ طبع سے محلی ہوکر شائقین کو آئینۂ ظہور مین جلوہ دکھاے مین تو اغلب ہے کہ منظور نظر انام ومقبول طبائع خاص وعام ہو جوہر شناس اس گوہرہای گرانمایہ کو

ہاتھون ہاتھ اوٹھا ئینگے زلیخا طبیعت ان یوسف طلعتونکو چاہ سے انکھون مین پتلیون کی طرح
بٹھا ئینگے پس حسب الارشاد صاحب موصوف وبموجب فرمان شائقان معروف فقیر حقیر نے اس
امر کی تعمیل کو سعادت دارین جانکر اصل نسخہ سراپای خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جناب مولوی صاحب مدظلہ العالی سے لیا اور مثنوی صبح تجلی و دیگر قصائد نعتیہ ساتھ اسکے
شامل کیا اور اس مجموعہ کا نام گلدستہ محسن رکھکر بڑی کوشش اور اہتمام سے نہایت سعی وانتظام ہر
جناب فیضمآب منبع فتوت ومخزن مروت چشمہ لطف وکرم صاحب والاہمم مشہور نزدیک ودور
جناب منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار کی خدمت فیضدرجت مین بوساطت
مجمع خوبی ومرجع خوش اسلوبی سلیقہ شعار ستودہ کردار جناب منشی بشیشر دیال صاحب کی
گذرانا جناب موصوف نے نظر بر افادۂ عام اسکو زیور طبع سے مزین فرمایا فدوی نے حق تالیف
مالک مطبع کو ہبہ کیا اسلیے کوئی صاحب بدون اجازت صاحب مذکور کے قصد
طبع کا نفرمائین نفع کی امید پر نقصان نہ اوٹھائین اور جسقدر نسخہ مطلوب ہون مطبع اودھ اخبار سے
منگوائین اور جو حضرات اسکے مطالعہ سے سعادت اندوز دارین ہون لازم ہے کہ اس عاصی
پر معاصی اور مصنف صاحب کو دعای خیر سے فراموش نفرمائین

+ بر کریمان کارہا دشوار نیست +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ الحمد شب غم نے اٹھایا بستر
مژدہ اے دل کہ ہوا نور خدا پیش نظر

مرحبا طالع بیدار مبارک یہ سحر
بارک اللہ جمعیت کا ہے رنگ دگر

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہے
بال پرواز پری جیسے کہ پرواز تا ہے

موج ہے حسن کہ خجل غرق عرق دریا ہے
آہوئے شوخ ہے کیا کبک خرامان کیا ہے

گر نہو پاس ادب تو مجھے کچھ دعویٰ ہے
سجدے کرتے ہیں ملائک مرا وہ رتبہ ہے

کوئی شاخ آہوؤن کی جلوہ گری مین تو نہین
کوئی سرخاب کا پر کلک سری مین تو نہین

لامکان تک لیے جاتی ہے مجھے طبع رسا
اڑ گیا عرش کے پایہ سے سخن کا پایہ

ہو رہا ہے صف الواح مین کیا چرچا
خیر مقدم کی چلی آتی ہے ہر سو سے صدا

رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہے
برگ گل چاند کو ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہے

غنچہ کو دیکھیے تو صبح کا ہمدم ہے
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہے

بزم قدسی کا بلایا ہوا مہمان ہون مین
ملک آنکھون پہ بٹھاتے ہین وہ انسان ہون مین

ہر شجر شمع تجلی ہے لگن تھالے ہین
نام ظلمت نہین لاؤ کے یہان لالے ہین

آج کس دھوم سے خدام سخن آتے ہین
تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبراتے ہین

مسندین نکہتون کی محفل مین بچھا جاتے ہین
گاؤ تکیے کرۂ ارض کا ڈھو لاتے ہین

سطر سنبل گل تحریر ہے غنچہ نقطہ
طوطی بولا کہ خامہ کا میان شعر ہوا

کاغذ مشق ہے یک سیر چمن کا تختہ
کیون نہ سو آج مین لکھتا ہون سراپا کس کا

جشن کا روز ہے معنی کے شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

سب کو گلدستہ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہار احدیت کہیے

ہم وہ گلہائے طبیعت سے تماشے کتنے
حل کیے غنچہ نے تو خورشید ہین نکتے کتنے

عالم نور مین چھپواتی ہین نقشے کتنے
مقدمہ پر وہین لکھے ہین معمے کتنے

گیسوئے حور قلم ہو کہ بنے خامہ کو
لکھو بھوان کر کادو مجھے شاخ شبو

کیون نہ آراستہ تصویر سخن گیسو ہو
کہ شب قدر مین ہو نکہت مشکین ہر سو

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہے آج
دست مجنون رطب دین قلمدان ہے آج

نسخہ دفتر اعلیٰ کا کرم کافی ہے
مشق کرنیکو مرے لوح و قلم کافی ہے

۹
روشنائی کی یہ ترکیب ہے کہ شمع بے دود
گوندہ کے شیرۂ طوبیٰ کا بقدر مقصود
جسکی ترتیب کو جبریل امین ہیں مجہود
پانی اوس میں چشمۂ کوثر سے مگر پڑھکے درود

صورت دیدۂ موسیٰ ہو پر انوار کھرل
شمع سے طور سے لعل کے اور ایمن کا جل

۱۰
رنگ شنجرف کا بھی کچھ ہی سامان کیجے
خضر کو سالک آب رخ مرجان کیجے
لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجے
لعل کیواسطے تسخیر بدخشان کیجے

وقت ہے یہ بھی انجمن گردون کا
کر شفق پر بھی ارادہ ہے مرا شبخون کا

۱۱
اور کاغذ کا تو ہے عجب انداز کیا
کھینچی تصویر ادیبی جلوہ گہ ناز کیا
پردۂ چشم کو قرطاس خود اساز کیا
یہ جو موہون ہاتھ میں اپنے عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھینچا نقشا ہے
خاک انگارہ کف دست ید بیضا ہے

۱۲
کیونکہ تصویر حیات ہو گلزار بہاری
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہیں کسی ایسی کبھی
محو ہو گئی تصویر سراپا کی بنی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں کھینچی

نازسے خامۂ قدرت نے کہا وادی میں
اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ اللہ رے میں

۱۳
کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان
کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صل علیٰ کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جل و علیٰ کہتے ہیں

۱۴
کیسی تصویر جسے کھینچے ہے نقاش ازل
خود لگا کہنے کہ ہے وصف میں ہون اجمل

تیری صورت کو گلی سینے پہ مل دل
انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل

تو ہے خورشید ترے ساتھ انجم ہیں نبی
تو شبیہ تصور میں تو سب ہیں قطبی

۱۵
تو ہے داود نغمہ تو ہے سلیمان خاتم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم
نیکی یحییٰ کی ہے تو ذکر زکریا ہر دم
شکر یعقوب و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

۱۶
بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمٰعیل
آدم و نوح کو بخشے گئے تجھ سے ادعیا فضل جمیل
اور سوا اسکے بھی ہے سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

۱۷
وہیں پکارا کہ مری گھر میں اوجالا کر دی
قتل مر بیکھے پڑا ہون مجھے زندہ کر دی
طالع خفتہ کو ہم چشم زلیخا کر دی
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

۱۸
کیونہ بیمار کا کر دوں کو تو سودا ہے مجھے
خبط ہے گر سر اعجاز مسیحا ہے مجھے
طور پر جاؤں تو نخل کا بسکا نہ ہی مجھے
پیچ تو یہ کہ تری گھر میں بھی آیا ہے مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

۱۹
وا ہے تصویر ہے سب حسن کی قسم تصویر
بسکہ آئینۂ وحدت میں ہے ضم تصویر
ہے دل و جان سے اہل نظر اسم تصویر
عالم نور ہے سر تا بقدم تصویر

سایہ زیبا ہی نتھا آپکے قامت کیلیے
رونمائی تھی یہی مہر نبوت کیلیے

چشم محبوب خدا انور کا اک تیلا ہے
اوسکی قامت کو بھلا سایہ بنا سکتا ہے

سایۂ حق وہ شہ منزلت طلا ہے
سچ ہے محبوب جو لاثانی ہو وہ یکتا ہے

لاکھہ عاشق ہون مگر لطف وہ محبوب نہین
ظل حق ہو تو ہو پر ظل بہی خوب نہین

قد کو اوسکے رکھو یاد نہ بہولو بخدا
آب آئینۂ باطن سے وضو کر کے ذرا

سجدہ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
انکی جہت کرو نیت صلاۃ و قضا ادا

اوٹھہ کہڑے ہوئیے تعظیم و پئے طاعت کو
یہی تکبیر مین عشاق کی قد قامت ہی

عرش نے کرسی بچہائی ہے مرادین سما
ای فلک فکر باندازۂ ہمت ہے بجا

اب بیان آمد مضمون ہے کہ وحی ہو جیسے
تو وہ طوبی و مین قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا مین رہے
سایۂ طوبی کا ترے عالم بالا مین رہے

راستی جسکی ہر آئینۂ ایمان ہے دلا
دیکھو دونون الف اوسکو تو کہلایہ بتا

کہدو یہ ایمان کہ وہ قد ہے الف یکتا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر بیان حدوث و قدم اول کو عبور
دوسرا وادی ایمن مین ہی شمع سر طور

سر قدم تک ہے جناب لب دریای قدم
بسم احمد کا ہے دامان احد سے منضم

درۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرۂ نم
یون حدوث و قدم اکٹہے ہوے ہین باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ئیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ئیم ہمہ

لیا مت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہین کب روز شمار آئیگا

بخشش حق ہوئی ہم پہ متوجہ کیونکر
زلف مشکین کو دکھا کر جو کہین پیغمبر

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سراپا دیکھو

سایہ ہے فرق کا یون چتر جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر وبال الغشر پہ نہین کھولے ہے ہما
نہین سرکار یہ سلطان حبش کی جانشا

گیسو کاکل پر پیچ و خم سحر ہر
یہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہی

خوشنویس ازلی کا ہے وہ پر زور قلم
اہل ایمان کے لیے ہی مو سر شاہ امم

خم ہر زلف ہر اوسکا سند مستحکم
خط گلزار مین ہے خط گلزار ارم

کوچۂ خلد نظر آنے لگا دنیا مین
خوب فردوس یہ لکھا ہے خط طغرا مین

رخ پر نور کا ہے کاکل شبگون سے ظہور
صبح عیان ہے بہیان جلوۂ ماہ پر نور

دیکھہ لو دامن موسی کی تلے شعلۂ طور
ابر رحمت مین نہان خورشید قیامت کا نور

شب معراج مین ہے شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر مین ہی نور الہی روشن

صفحۂ پیشانی مین جو تاج ہے قلم سے زرین
مصحف گل ہے رخ خامۂ نسخۂ یقین

رخ بسم اللہ ابرو جیسے کہیے بیقین
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہے وہ جبین

گلشن عالم تنزیہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچا ہے

ہین دو ابرو کہ سیہ زیب جبین انور
طاق ہی خانۂ خورشید کے آتے ہین نظر

نقشہ ابرو کا دکھاے جو عطارد لکھکر
سر نو تیغ ہی مریخ کی ہو دو پیکر

خواب مین بھی جو وہ ابروی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوے پیشانی انور ابرو
آبروی دم خنجر ہین مقرر ابرو
زین اسی آئینہ صاف کو جوہر ابرو
موج دریاے شجاعت مین سراسر ابرو

سر کال مین ہلالون کی یہ تصویرین ہین
یا کھنچین معرکۂ بدر مین شمشیرین ہین

ایک رگ نخفی ہی مابین دو ابروے سیاہ
طرفہ تشبیہ یہ سوجھی ہی خدا کی ہی نگاہ
کہ نظر آتی ہی وقت غضب شاہنشاہ
الف اسم چھپا ہی جو ہی در بسم اللہ

نقطۂ وہمی مین عجب ابرو ونکی طاق ہوئے
الف طاق چھپایا تو عدد طاق ہوئے

رگ جو کا نما ہی تو شاہین ترازوی ابرو
آنکھ پڑ جای اگر جانب ست ابرو
مردمک سنگ ہی اور پلہ ہی چشم دو جو
سنگ کہی ہی میزان قیامت یکسو

آپ پلہ یہ ہمارے ہون تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہین جسنے اسے تولا ہے

طرفہ مضمون ہے مجھے پیش نظر ہو نگاہ
ایسی نرگس کہین دیکھی ہی نہ بلبل نے سیاہ
منظر چشم ہی پر بھی نہ ہی چی نگاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہی ماشاء اللہ

لاکھ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشم مین مد سے سخن گو نظر نہ کہے

اودنیا سنو بنگالون دل پر جو ہے
پلکین اکسیر کی بوٹی مین سنا اکثر ہی
سنو یہ سیم کی آنکھین جسمی آب زر ہی
بو شبہ چشم سے ہی آنچ رخ انور سے ہی

صدقے اے دولت بیدار ترے سونی کے
ڈھیلے آنکھون کے نہین ڈھیلے ہین یہ سونے کے

گوشۂ چشم ہی نورتہ زلف شب اسا ستر
رنگ گالون کو صبا شکر چمن مین کا تو
کہین دیکھی کسی نے بھی تو سحر ہو کا نور
کہ ہی گل ہی کہ ہوا ہو بہ تیر بر عضو

گوہر وصف ہے گرد امن دریا پر ہو
یون صدف سے کہے موتی کہ بس اب جل دُر ہو

سر فلک گوش قطب گر یہ تشبیہ ہی تیز
ہی زمین کعبۂ ابرو کی بڑی دم خنجر
چشم کا یہ ہی اشارہ کہ کرو اس سے گریز
رخ کی میدان مین ہر اک ذرہ ہے شمشیر تیغ

گوش دہنی کو بھی دیکھ کے سب کہتے ہین
قطب و صاحب الفاس یہان رہتے ہین

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر
خیمہ نوری کا بلندی پہ الیون اختر
آب آئینۂ رخسار کی موج انور
یوسف حسن کا معراج ہی یا پیش نظر

سفحہ خد مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہی لب جان پرور
شاخ اوس نخل کی ہی بحر جناب اطہر
نخل کا دام وہ بینی ہی لب کوثر پر
اور اوس شاخ مین حسنین مبارک ہین ثمر

دل عارف اوسی کے سایہ مین دم لیتا ہی
نور ایمان اسی سایہ کے قدم لیتا ہی

چشمۂ مہر حسن مین لب رونق ہی
وصف رخسار ادا کرنے کا جوہر حق ہی
سنو لکھا انگشت قلم سے حق ہی
رنگ رخسار سو سا شق کے ق ہی

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسن مطلع یہ مگر فرد ہی لاثانی ہے

کہ نہم سر وحدت ہی الف ایمان کی ابجد کا	بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا	بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

تاریخ خمسہ

اللہم صل علے محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و اصحابہ و ازواجہ ابدا ابدا ۱۲۶۵ ہجری

اللہم صل علے محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و اصحابہ و ازواجہ اجمعین ۱۲۶۶ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ رباعی

جز احمد بے میم نہ غیبی نہ شہودی ٭ جز احمد با میم نہ بودی نہ نمودی ٭ از قطرہ چکیدن خوشش از دانہ دمیدن ٭ سر بادہ وجود و دین بادہ درود

اما بعد صدف گوش از گہر لبریز و دامان نگاہ از چمن مالا مال کہ سواد گیسوے عبارت را در پردہ ابہام پیوست جو خیدن است و صفاے آئینہ معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن لآلی الفاظ آبدار را طلسم محیط در گرہ بستن است و از بہار مضامین پُر بہار را رونق بازار ارم شکستن شاہد بندش نازک را مروارید مقادر گلو و حسن ترکیب شگفتہ را زیور گل رنگ و بو نقاش صورت این آئینہ را از تجلیات اعجاز نمای ید بیضای منشی امیر احمد ابن مولوی کرم احمد مینائی ست کہ چرخ مینا کار در حلقہ فکر بلندش شیشہ خود بر طاق نسیان میگذارد و فلک نیلگون در چمنستان طبیعت عالیش حکم سبزہ بیگانہ دارد و خیالش را در شیشہ خانہ نازک ادای نیرنگ بال پریست و خامہ اش را در بزم افسون طرازی خرام جادہ گری سر پنجہ زور دستش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ ہندی زبانش

در معرکه اردو هنگامه طراز مشکل پسندی وقت تلاشش به لب سخن را تهمت دهن و معما شگافی بهار تصور غنچهٔ معنی را مشو
شگفتن ترجیع بند انفاسش از تواتر ورود مضامین مسلسل و مصرعه لبش از جوشش نشهٔ معنی پیمانه متنزاد در بغل
غزال غزل برجسته را سواد تحریرش ختن و عقیق آبدار قطعه را رنگینی تقریرش یمن بفیض خلعت تضمینش حروف ناسنجیده
فخر مخمس خاست موزونی آراست و سبزه خوابیده نشست الفاظ بنازک ادائیهای برخاست اکنون
گرمی آن شرار افسرده کانون خیال از بنیاد آتشکدهٔ بخاک آمیختن ست و روانی آن قطرهٔ عرق انفعال
از آبروی بحر در غبار ساحل ریختن الغرض نشهٔ صهبای کمالش را در میکدهٔ ناقص پسندی جوشش بدر و هلال ست
و مهرش را در فضای ذره نوازی تاثیر آفتاب و جبال رباعی اشعار مرا مخمسی گردانید
جوشش افزا نگه سخندانش دید + گویا هر ریشهٔ زمین سخنم + برخود بالید و سنبلستان گردید + سنجیده نظمی که
خامه‌های تشبیه اگر از رنگین آب گوهر شکل استقبالش کشیدیم رخ آید و کلک بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی بر دارد
و بهارش خزان گردد و بلندی مصرعهایش جبین سخن را آبروست و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو
صبح رخسار لفظ از بندش رنگین در شکرخند و طرهٔ کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله بند درستی سلسلهٔ شوخی
از شکست گیسوی عبارت بجست و شکستن کله گوشهٔ عبارت به بهار شوخی درست نظمه باز معنی را
از صورت الفاظ محجوبی در بر و صورت الفاظ را از صفای معنی آئینه در نظر پنجهٔ خورشید زوال حسن الحجت نما
ست صبح ستائش صادق نیاید و خمسهٔ تحیه سلسلهٔ حیرت منسوب در پیهٔ وزنش سنجیدن نشاید طبیعت
مشکل پسند که به قصور نظم پروین سر بآسمان میکشید گره بر جبین ست و فکر نازک بند که بخیال پنجهٔ گلرخان
ناخنی بدل میزد دشت دست بر زمین ساز مقدس نغمات هند بآهنگ حجاز در طرب ست و رنگینی اردوی
معلی جلوه فروشش شهنشاه عرب و وقائع گهرهای قبول از خزینهٔ رحمت نثار پروازه و رایج گلهای درود از نه
چمنستان کرامت در اهتزاز رباعی این نظم اعجاز اصطفای سخن ست + پیغمبر اوج کبریائی سخن ست
حقا که در مدینهٔ علم امیر + مداح پیغمبر خدای سخن ست + بسم الله طبع موزونش چون دیباچهٔ نسخهٔ ابجد
تاریخ گردید مخمس نعتیه را فاتحه طراز و درود ماثور را خاتمه پرواز گردانید ها تاریخ اولین هفت ارح
الف خامه جامه طرازش نقل حیرت کشود و ماده دوم از صاد و معنی مسلی که چشم قبول استاد ازل

کاروان رفت من پس ویران ہمہ
دیدہ ام نقش پای یاران ہمہ
ذرہ وار عشق دگر دیدہ ام ہمہ
راہ گم کردہ در ورد ... ہمہ

نکہت و رنگ حسن یوسف کنعان
در جہان چیست کہ ہم حسن بیان
من الملک دگر خسرو آراز بان
این ثنا بابت بر لب ایمان

چہرہ رنگین جلوہ حسن زر دو ران
سینہ بے پاس ... بے پایان
جان من ... لب ... شفتگان
دل بیمار درد و ... ریزان

یا حبیب الاآکہ خند بیدے مابجز ے سواک مستندے	یا حبیب الاآکہ خند بیدے مابجز ے سواک مستندی	یا حبیب الاآکہ خند بیدے مابجز ے سواک مستندے

ناکسان بے سبب مرادشمن
ہمہ خود آشنا خدا[1] دشمن
یا حبیب الاآکہ خند بیدی
دوستان سنگدل و فادشمن
مابجز ے سواک مستندی
جملہ محسن[2] کش آشنا و دشمن

[1] اضافت مقلوبی یعنی دشمن خدا

[2] تخلص حضرت استادی مولوی محمد محسن کاکوروی مدظلہ العالی

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ

مولا مری عقدہ ہای مشکل وا کر
ہر غنچہ کو باغ قطرے کو دریا کر
جو ہون یا نیک تیری مستین ہون
محشر بپا ہے تو مجھے بر پا کر

ایضاً

یارب تو رسا مدینے پہونچے
مگذار خیال مشکلے در سر من
اک شان خدا ہی سید عالیجاہ
سرسبز کن ای سید ابرار مرا
یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن
عقدہ مشکل کے میرے مولا وا کر
زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم
رنگین تری بزم ای خنہ خوشبو ہے
معراج کو سبقت سے چلے خیر بشر

ہر نالہ دل میرا مدینے پہونچے
بکشا بند گرہ زبال و پر من
ملک قدم وحدوث کا شاہنشاہ
دہ رونق نخل گل بگلزار مرا
میگردان ہر زبان من سو من
ثابت قدم منزل استغنا کر
جان چون گہر سخن بپایت ریزم
باقی تو اور واسی ہی عیان ہر سو ہی
پہونچا یہ پیام ذو الجلال اکبر

پھر بیکا جو رنگ ناتوانی سے اوزی کر
دارم گرہی ز مشکل انیست کہ نیست
جس دل پہ کھلی حقیقت اسکی محسن
چون دانہ ہزار بار برکے وز مین
گر میسوزی چو شمع رخسار بسوز
درماندہ ہون خستہ حال ای حسین حسن
در صفوہ دیدہ و دلم ای محبوب
تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سنسان
جلد آ ای نور دیدہ عالم قدس

گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے
جز نقد گرہ در گرہ گوہر من
بے ساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ
گر چرخ بیفگند تو بردار مرا
ور سے شکنی چو زلف مشکین بشکن
سر پہ کہ ہاتھ رکھ مجھے بر پا کر
بنشین چو نام و چون نگین برخیزم
تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہے
اک چشم زدن میں ساتون پردے طو کر

لے محب نبی کی اگر سینہ میں رہی	اونکا ہی جمال بھی نصیبے میں رہی
ایمان کا غروب ہوئی جب ماہ آیا	شب وہ ہی میں وہ تیرہ و بیجاہ آیا
رہ جاؤ گے ہاتھ زندگی سے دھو کر	پچھتا ئینگے اقربا تمھارے رو کر
گر نکتہ نواز یکا ترے دھیان آئی	بخشش کا سماں نظر آسان آئی
انشا حبیب خدا ہو آواز مرادم ٹوٹے	آہنگ حجاز ہو مدینے میں رہے
جلد علی کی ایسی کچھ اس عالم تک	سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا
محسن کیلئے چھپے چھپٹو وگھر بار	جنت کو چلے جاؤ مدینے ہو کر
تراح کے یارب عدو احمد ہون	جب روز حساب وقت میزان آئے

قاعدہ سریان پیدا شدن لفظ احمدؐ از احد و احد از احمد و نیز از لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل و تغییر قاعدہ ایجاد مولوی محمد احسن سلمہ اللہ اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع سلطانپور ملک اودھ برادر خرد مصنف قصیدہ

اے خلوتیان پردہ راز	گوشے کہ صدا ہمی دہد ساز
رنگین چمن جہان ما فیہ	رنگین بو داز بہار تنزیہ
در عالم وحدت آشنا ئے	تاج سربلندگی خدا ئے
خاصان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند
پیدا شد از نوای این نے	احمد مثل احد ز ہر شے
پس ہر لفظی کہ خواہی ایجان	اعداد شن کن چہار چندان
بنیاد عمل بود ازین جا	یعنی پس طرح مابقی را
وز بہر حصول احمد آن را	زن در احد و احد بیفزا
از جوہر و عرض چہ بود دست	آئینہ وحدت وجود ست
ہر قطرہ بساط بحر بردوش	ہر ذرہ بہار مہر در جوش
آری ز دل حقیقت آگاہ	خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ
اینک سر پائے از سروشم	در گوش رسید و برد ہوشم
پیش نظرت ظہور گیرد	احمد ز احد احد ز احمد
یک کم کن و ضرب دہ بچارش	کن طرح ز ہشت و بر شمارش
در سہ بزن و زیادہ کن یک	حاصل شود احد بلاشک
بر فکر تو احسن آفرین باد	احسنت ز معنی آفرین باد

مثالہ

احمد عددہ (۵۳) ضرب در ۴ حاصل ۲۱۲ بعد کمی یک ۲۱۱ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۸۴۴ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۳ حاصل ۱۲ ایک زیادہ حاصل ۱۳ احد شد **مثال ثانی** احد عددہ (۱۳) ضرب در ۴ حاصل ۵۲ - بعد کمی یک ۵۱ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۲۰۴ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۱۳ حاصل ۵۲ یک زیادہ حاصل ۵۳ احمد شد **مثال ثالث** غلام احمد عددہ (۱۱۴۴) ضرب در ۴ حاصل ۴۵۷۶ بعد کمی یک ۴۵۷۵ ضرب ثانی در ۴ حاصل ۱۸۳۰۰ تقسیم بر ہشت باقی ۴ ضرب در ۳ حاصل ۱۲ ایک زیادہ حاصل ۱۳ -

احد شد ہکذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیح خیر المرسلین

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبہ میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دھر کا رستا ہے پرتی لیے دل میں آگ
ابر جوئی کا ہے پرچم لیے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلیٰ ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں ہے گورنر جنرل

نکھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بے کل

راکھیاں لیکے سلونوں کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

ابکی سیلا تھا ہنڈواڑ کا بھی گرداب بلا
نہ بچا کوئی بچانہ نہ کوئی تعزیہ شمعل

ڈوبی جاتی ہیں گنگا میں نہانے والے
نوجوانوں کا ہے سینہ پر یہ چڑھا منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے
بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہ نو کی کشتی
بحر اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل

قمریاں کستی ہیں طعنہ بھی سے مزاج عالی
لالۂ باغ سے سیندور فلک کھیم کسل

شب دیجور اندھیرے میں ہے بادل کے نہاں
لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

شاہد کفر ہے کھڑا سیرا دھما کے گھونگھٹ
چشم کافر میں لگاتی ہے وہ کافر کاجل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت
یا کہ بیراگی ہے ترتیب سے بچھا ہے کمل

شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید
ہے یہ اندھیر بچھائی ہوئی تاثیر زحل

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے تو لیکر مشعل

نور کی تجلی ہوئی پردۂ ظلمت میں نہاں
چشم خورشید جہاں بیں میں ہے آنکھ کا جل

آتش گل کا دھواں تا بہ فلک پہنچا
جگمگیا منزل خورشید کی چھت میں کاجل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

جسطرح کستی ہے بجلی پھر ادھر آنکی
قاضی چرخ نے ہیں بھول بھلیاں بادل

فیض تعلیم نے اپنی یہ دکھائی تاثیر
زرد معلول ہے اگر تو گھر لا ہے مشعل

آب آئینہ ہے تموج سے بہا جاتا ہے
کھینچی تصویر سے گر نانہ کہیں دیکھ سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کاہکشاں کی نکل آئی کونپل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار
دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول

خضر فرماتے ہیں سنبل سے ذرا جھوم نہ
پھولے پھلتے گستی ہیں پھلتا ہے گل اور اپل

عطر افشانی سے شبیہ گل نسرین و سمن
نخل وادی موسیٰ سے ٹپکتا ہے عسل

لہرین لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پر بادل اچھیلا ہے زمین پر مخمل +

ہمزبان صف چمن مین ہوئے سب اہل چمن
طوطیون کی جو ہے نغمہ مین تو بلبل کی غزل

جس طرف دیکھیے بجلی کی کھلی ہین کلیان
لوگ کہتے ہین کیا کرتے ہین فرنگی کونسل

شاخ پر پھول ہین شب ہین چمن مین پر سنبل
سب سے اکھاڑے ہین گلشن مین سوار و پیدل

شجرۂ پیر سما مین نکل آمین شاخین
حسرت خسرو زرین نظر آتا ہے خلل

سبزہ خط سے ہوا نیچو گلی سرخی لب
چمن حسن سے لالا ہو گئی بنکر ہر دل

خندہ ہاے گل و قالین سے ہوا شور و فغان
کیا عجب ہے جو پریشان ہے خواب مخمل

شاخ شمشاد پہ قمری سی کسے چھیڑی ملار
نونہالان گلستان کو سنائے یہ غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا گل
برج مین آج کنھیا کا ہے کالا بادل

شاہد گل کا لیے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

چرخ پر بجلی کی چال پھرے نظر آتا ہے
سبزہ چمکا کے ہلاتا ہوا برچھا بادل

بجلی دو چار قدم چلکے پلٹ جاتی ہے یون
معاملہ پھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

میری آنکھوں مین سماتا نہین یہ جوش غضب
ایسی بدر و کود دکھلائے کرشمہ بادل

چلمن لگ اوڑایا ہوا نقشہ بجلی
چشم پر آب کا دھویا ہوا اجلا بادل

کچھ ہنسی کھیل نہین جوش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

راجہ اندر ہی پری خانے کا پانی
نور رنے کا سر کشن کنھیا بادل

دیکھتا گر کہین محسن کی غزلخوانی
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

باغ مین ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مے میکدہ برج حمل

جام بے بادہ ہوئے کہتے ہین گی رندو نکو چھیڑ
دست بے جام ہو کہتے ہین کہ بھو نکو نہ ل

کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھا نکلی
غنچہ کہتا ہے بجا لو سر کہ گلشن سے نکل

مصرعہ والشکو یہ ڈر ہے کہ زلیخا کے لیے
سر بازار نہ بجنے لگے سہرے کا خلل

جگنو پھرتے ہین جو گلبن مین تو آتی ہے نظر
مصحف گل کی حواشی پہ طلائی جدول

تخت طاؤسی گلشن پہ ہے سایہ کیے ابر
چتر کھولے ہوئے زرق شہ گل پر سنبل

آہ قمری مین مزہ اور صفیرے مین تاثیر
سرزمین دیکھیے پھولون کے لگے بیلون مین پھل

پھول اوڑھے جو پھرے سرخ شعلون پر ہین نسیم
باشر کہ پر مین ٹہلتی ہوئی گلگون کو تل

سیاہ قمری آتی ہین نا لونگی جگر کے ٹکڑے
شجرۂ آورسا مین نکل آئی کونپل

ساف آیا وہ پرواز ہے شاہان کی طرح
پر لگائے ہوئے قرگان منم سے کاجل

طرفہ گردش مین گرفتار عجب پھیر مین ہے
سر پہ ہے نیند مرے دیدۂ بیدار کھول

غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

خوب چھایا ہے سر گوکل و متھرا بادل
رنگ مین آج کنھیا کی ہے ڈوبا بادل

سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہے رسیلا بادل

جھلملاتا ہے برج مین جمنا ہے کہ کھلنے کا نہین
ہے قسم کھائے او ٹھائے ہوئے گنگا بادل

چشمہ مہر ہے عکس زر گل سے دریا
پرتو برق سے ہے سونے کا بجرا بادل

دل بیتاب کی دونی سی چمک ہے بجلی
چشمہ پر آب کا ہے ایک کرشمہ بادل

اپنی کم ظرفیون سے لاکھ فلک پر چڑھ جائے
میری آنکھوں کا ہے اترا ہوا صدقا بادل

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہے جنازہ دیر کا ندعا بادل

جوش پر رحمت باری ہے چڑھا دو خم کو
یہ چمک برق سی کرتا ہے اشارا بادل

پھر چلا خامہ قصیدے کی طرف بعد غزل
کہ ہے جگر مین شمعگو کا دماغ مختل

چشم میکش مین گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب
پھول کیوڑے کا کھلا ہے کہ کھلی ہے بوتل

گوہر دل کو بڑی سنگدلی سے چھیا
کشتی مے کو بنایا مری ساقی نے کنول

سیر مین شت کی مصرعہ ہے جو پاؤن سے لگے
شمع مین جا کے گریبان کی جو آنکھ سے شعل

مے گلرنگ ہے کیا شمع سر شب کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

کیا جنون خیز ہی لکھنے مین مری کلک
اک سیاہی سے ہر حرف کے سو دیکا خلل
ہر سخن گو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

دل مین کچھ اور ہی پر منھ سے نکلتا کچھ اور
لفظ بے معنی مین او معنی ہین بے لفظ بغل
کتنا بے قید ہوا کس قدر آوارہ وطن
کوئی مسند رہ بیجا اوس سے نکوئی اٹل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہی کبھی جمنا پر
کھا گیا ہر کبھی گذرا کبھی سو ہی چمبل
چھینٹے پینے سے مخمور رہی قلزم و نیل
نہ بچا خاک او رانجے سے کوئی دشت و جبل

ہان یہ سچ ہی کہ طبیعت سے اوڑایا جو غبار
ہوئی آئینہ مضمون کی و چندان صیقل
روی معنی ہی ہر لفظ مین ہی اعلی کیطرف
تاکتا ہی تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دار پہ مجھے کیفیت معراج سخن
ہاتھ مین جام ہی بل شیشۂ سر زیر بغل
گرتے پڑتے ہوئی مستانہ کہان کہاں یا دو ان
کہ تصور بھی وہان جانے سکے سر کے بل

یعنے اوس نور کی سید اکئین وہ پہنچا کہ جہان
خرمن برق تجلی کا لقب ہی بادل
تار بار اون سے ہیں ملائک کا ورود
پے تسبیح خداوند جہان خوش جل

کہین طوبی کہین کوثر کہین فردوس برین
کہین بھی ہوئی نہر لبن و نہر عسل
کہین جبریل کی دست پہ کہین اسرافیل
کہین رضوان کا کہین ساقی کوثر کا عمل

کنز مخفی کے کسی سمت نشان ہر خانے
اک طرف منظر قدرت کے عیان نقش محل
عاشق جلوہ طلبگار کہین چشم قبول
ناز معشوق کے پردے مین کہین حسن عمل

گل بیرنگی مطلق سے لپکتے گلزار
بے نیازی کی ریاحین سے مہکتے جنگل
باغ تنزیہ مین سرسبز نہال تشبیہ
انبیا جسکی ہین شاخین ملائک ہین پھل

گل خوشرنگ رسول مدنی عربی
زیب امان ابطرہ دستار ازل
نہ کوئی اوسکا مشابہ ہی نہ ہمسر نہ مثیل
نہ کوئی اوسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول
مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع سرج امین سیف ودرش بر سن
حامی دین متین ناسخ ادیان ودل
ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

ابھی مین آتا ہی لکھون مطلع برجستہ اگر
وجد مین آ کے قلم ہاتھ سی جاتا ہی اچھل
منتخب نسخۂ وحدت کا یہ طغرا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہی ثانی نہ احد کا اول

وو رخ خورشید کی ہی خشر مین ہو جا ایکی صبح
تا ابد دور محمد کا رہے روز اول
شب اسرا مین تجلی سے رخ انور کی
پڑ گئی گردون رفرف مین سنہری ہیکل

سجدۂ شکر مین ہی ناصیۂ عرش برین
خاک سے تیری پا مقدس کی لگا کر صندل
افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولیت پہ تری متفق ادیان و ملل

لطف سے تیرے ہوئی شوکت سلیمان مجم
قہر سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل
مبحث جا مین اعلی کی ہین معنی جنی
مصرف جود مین اکثر کا مرادف ہی اقل

شانہ حضرت کا ہی تشدید و دام و لیل
صاد ما زاغ البصر سر بسر چشم اکحل
جسطرف ہاتھ بڑھین کے ہست مین جا ہین قدم
جس جگہ پانون کہین سجدہ کرین لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ تنزیہ
شان بیرنگی مطلق ہی تجھے رنگ محل
ہر حقیقت کو مجاز ہر نکا حیرت کا مقام
بے نیازی کو نیاز آپکا نازش کا محل

ہو سکا ہی کہین محبوب خدا غیر خدا
اک ذرا دیکھ سمجھ کر مری چشم احول
رنج ہو نیکا نظارہ وحدت کثرت کا خلاف
مسیح احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

نظر آئے ہی مجھے احمد مین اگر دال دوئی
روز محشر ہون اٹھی مری آنکھین احول
پھر اوسی طرز کی مشتاق ہی موج طبع
کہ ہی اس بحر مین اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا جھکا کعبے کی جانب کو یہ قبلہ بادل
سجدہ کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل

سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابروئے حضور
سوئے سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل

دور پہونچی لب جان بخش نبی کی شہرت
تشنہ لب کتنے مین کیا حضرت عیسا بادل

تھا بندھا تار فرشتون کا در اقدس پر
شب معراج مین تھا عرش معلا بادل

ہفت اقلیم مین اس دین کا بجایا ڈنکا
تھا تری جام رسالت کا گرجتا بادل

آستانہ کا ترے دہر مین وہ رتبہ ہے
کہ جو نکلا تو جھکا کے ہوئے کاندھا بادل

تیغ میدان شجاعت مین چمکتی بجلی
ہاتھ گلزار سخاوت مین برستا بادل

سب سے اعلی تری سرکار ہے سب سے افضل
تیرے ایمان مفصل کلمہ ہی ہے مجمل

دین و دنیا مین کسی کا نہ سہارا ہے مجھے
صرف تیرا ہے بھروسا ہی توسل اجل

آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ
شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل

رنج سے میری کہین پار ہے یون عزرائیل
کہ مری جان مین گو جو جلتی ہے تو جل

یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے
گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

شمع انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا
میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل

میری شامت سے ہوا آراستہ گیسو ہائے
عارض شاہد محشر ہو اگر حسن عمل

کہین جبرئیل اشارے سے کہان بسم اللہ

چھوڑ کر سکیدہ ہند و صنم خانۂ برج
آج کعبے مین بچھاتی ہے مصلا آکر بادل

بحر امکان مین رسول عربی در یتیم
رحمت خاص خداوند تعالی بادل

رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہے برق
برق کو منھ پہ تھپیڑے کھائے ہوئے پایا بادل

چشم انصاف سے دیکھو آپکے دندان شریف
در یکتا ہے ترا گرچہ یگانا بادل

آمد و رفت مین تھا ہمقدم برق براق
مرغزار چمن عالم بالا بادل

دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا اوٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

تو وہ فیاض ہے کہ در پہ ترے سائل کی طرح
فلک پیر کو لایا دیئے کاندھا بادل

محسن اب کیجے گلزار مناجات کی سیر
کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

ہو مرا ریشۂ امید وہ نخل سرسبز
جسکی ہر شاخ مین ہون پھول اگین جسمین پھل

نام احمد بزبان سر بالین ہمہ بعد
لب پہ ہو صل علی آلہ مین ہے عز و جل

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکر فردا تو نکر دیکھ لیا جائیگا کل

منکر ان سے نکیرین کہین گھر سے ترا
نہ اوٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

حذف ہو جائین مرے سب گناہان ثقیل و خفیف
آئین میزان مین جس افعال صحیح و معتل

صف محشر مین ترے ساتھ ہو آئے آج
ہاتھ مین تیغ ہے یہی مستانہ قصیدہ غزل

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

قطعہ تاریخ منشی امیر احمد مینائی لکھنوی متخلص امیر

نعت مین حضرت محسن نے قصیدہ لکھا
جسکا ہر شعر ہے گلزار جنان کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرعہ یہ امیر
ہے محبوب سخن شمیم سنبل نامی گل

۱۲ ۹۰

خاتمۃ الطبع بعد حمد حضرت رب العالمین جل جلالہ و نعت جناب محمد مصطفے عم نوالہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین کے واضح ہو کہ یہ مجموعہ از اہم متنوعہ اعنی ہو متنبو نعتیہ محاسن مسمی بہ گلدستۂ محسن تصنیف لطیف ہزار داستان گلستان سخن دہی جناب مولوی محمد محسن کاکوروی وکیل عدالت مین پوری مطبع فیض منبع نامی و عظامی جمہور جناب منشی نول کشور واقع دار السرور کانپور مین ماہ نومبر ۱۸۷۶ع کو رواج بخش مشام عاشقان حضرت خیر الانام ہوا صلی اللہ علی خیر خلقہ کا نعرہ زبان زد خاص و عام ہوا

مقبولی بایزید و داؤدؒ
گستاخی عاشقان منصورؒ
مجنون و ہجوم حسرت دل
کہتی ہوئی کیا ہی آج سامان
خلوت گہ حسن ہی زمانہ
خورشید طلوع کا شرف ہی
شبنم کو دم فلک تابی
آفاق مین ہے تجلی نور
اونچی ہوئی یہ مکانکی کرسی
پانی طوبی کی جڑ مین پہونچا
چلتے مین کیس ہوا کی جھونکی
ہت جو سکوت ہر دو بان ہی
ہے کسکو خطاب ایزدی پاک
ہی فرش پہ عرش کی تجلی
ہر نقش کمال کا سزاوار
ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
ذی حکم خزانہ اشرفی ہی
ہر دانہ ہے عابد سحرخیز
خالق کا کرم ہی فیض گستر
ہے مکہ مین عابدونکی طاعت
این نسخہ چہ انتخاب دارد

محبوبی خاص غوث اعظمؒ
رسوائی دار و گیر منصورؒ
لیلی سے ساربان و محمل
کہتا نہیں یہ کچھ سر نہان
اور جلوہ صبح شاہدانہ
معراج نظر کو ہر طرف ہی
مٹی مین کمال بوترابی
باشان نزول جلوہ طور
سب کھل گئی لامکانکی قلعی
جو خشک ہوا ہی بحر ساوا
ہوجس او رتی مین جنسی کا ہنوکر
بتخانو مین شور الامان ہی
لولاک لما خلقت الافلاک
کہتے ہوے لا اله غیری
ہر جزو مین عقل کل کے آثار
سورج کہی آفتاب انور
صد برگ کا حکم پانصدی ہی
ہر ذرہ ہی خاک شمس تبریز
بخشش کا سلا ہی عام گھر گھر
محسن کی تلاش مین شغف ہی
این صبح چہ آفتاب دارد

عرفان ابو سعید و کرخیؒ
عشق آنت عاشقان جانبازؒ
القصہ یہ دیکھکر تماشا
خورشید فلک کی سائبان مین
ڈوبے ہوئی رنگ مین چمن کے
مظہر کا خطاب میرزا ہے
ہر قطرہ مین آب و تاب گوہر
کرتا ہی فلک سجود پیہم
مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار
ہی خاک کی طبع مین روانی
باندھا و قضا نی لعن کا لام
کسکی شوکت کا زلزلہ ہی
گم نور وجود مین عدم ہی
ہی قبلہ ہر ایک سمت پرنور
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے
اورنگ نشین باغ ہے گل
عباسی کو دعوی فتوت
القاب نسیم دامن دشت
رہبے حسنات سوی احباب
جیسی او سدن سحر ہوئی ہی
ناگاہ بجلوہ عبارت

روشن ولی جنید و شبلیؒ
حسن آئینہ تجلی ناز
حیرت ہوئی آکے جلوہ گر
یوسف ہی غبار کاروان مین
نکھرے ہوی روپ مین دولہن کی
منظر کا لقب ابو العلا ہی
ہر موج شعاع مہر انور
مائل بزمین ہی عرش اعظم
آتشکدے گل ہوی جو یکبار
جو وحشت سماوہ مین ہی پانی
ابلیس کی فوج مین ہی کہرام
قصر کسرے جو ہل رہا ہی
آغوش حدوث مین قدم ہی
ہر بیت ہے مثل بیت معمور
ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے
اور ہفت ہزار یون ہین بلبل
داؤدی کو شبہہ نبوت
مخدوم جہانیان جہان گشت
چشم رحمت سوی گنہگار
ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہی
پیدا ہوئی غیب سے بشارت

اللہ اللہ کیا سماں ہے — ہر شے کو حیات جاوداں ہے
ہر سبزی ہے باغ نو جہاں کی — آمد ہے بہار بے خزاں کی

لوح و قلم ادیب تقدیر — محو خط نسخ عالم پیر
ایام کا بخت پھر جواں ہے — پھر عہد شباب آسماں ہے

ہستی عدم میں ایک لی ہے — لاشی کی بھی لب پہ آج نے ہے
کیفیت خرمی سے مسرور — رنگین طبعان محفل نور

رضوان نے کہیں سبیل رکھی — ہر کوزہ میں سلسبیل رکھی
طیار کیے بحکم باری — میکائیل یک طرف نہاری

آئے ہیں لیے ساغر و صراحی — کوثر سے کبھی ہوئی صبوحی
گلدستے بہشت کو بنا کے — جبرئیل و ورود رحمتی آملے

بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سے جیسے — غلمان لیے ہار حور گجرے
خاکہ ہے زمین و آسماں کا — نقشہ ہے مکاں میں لامکاں کا

گویا اتر آئی ہے زمیں پر — مینا بازار چرخ اخضر
نازل ہوئے عرش سے فرشتے — سب حی علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم — دوران نے کہا کہ خیر مقدم
ہر گلزار ہر زمانہ شگفت — طوطی لگے یا ابا البشر گفت

انوار میں نوح کے نمایاں — یا ابر کرم کا جوش طوفاں
رحمت کے لباس میں ہیں چپ و راس — شیث و ادریس خضر و الیاس

یمن و برکت لیے ہیں موجود — ہارون و شعیب و صالح و ہود
خاتم پہ لکھے ہوئے سلیماں — نقش تسخیر جن و انساں

بسم اللہ صاد و صبر ایوب — الحمد کتاب شکر یعقوب
یوسف مع غربت و مصائب — یونس مع ماہی و مراتب

داؤد لیے زبور پہونچے — موسیٰ مع شمع طور پہونچے
کعبے میں خلیل کا ہے جلوہ — بت کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحاق مع ذبیح آئے — لقمان مع مسیح آئے
تھے حسن فروش جلوہ مشتاق — ارواح کے ساتھ ساتھ املاق

انواع محاسن و کمالات — اقسام صفات و عمدہ حالات
جو کچھ اب تک ہوا ازل ہے — ہونے والا ہے جو کچھ آگے

ہر نکتہ جانفزائے ناسوت — راز ملکوت و سر لاہوت
توحید کی شان راستبازی — تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہمرکاب تسلیم — اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم
دانش و انائے سر مکنون — سرمایۂ نازش فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان — طفل ناخواندۂ دبستان
وہ دولت و جاہ روز افزوں — جسکے بندوں میں تھا فریدوں

حاتم کا وصف جود کامل — عدل نوشیروان عادل
حکمت مفتاح قفل مقصود — علم آئینہ وجود و معبود

ہر گوہر قلزم ولایت — ہر رشتہ مطلع ہدایت
صدیق کا صدق و راستبازی — عثمان کا حلم و بردباری

آوازہ عمر کی صاحبی کا — اور دبدبہ مرتضیٰ علی کا
ریحان بہشت روح پرور — خلق حسن شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایماں — جانبازی سید شہیداں
آثار مجاہدین ابرار — انوار مہاجرین و انصار

تسبیح شگوفہ یا مصور
تحریر تاک رب اغفر

پھیلی ہوئی بو ہی گل چمن مین
اور سیلی علی کا عمل چمن مین

مچھون ہی خامشی کا عالم
یا صوم سکوت مین ہی مریم

کیا ہی ہر یکا اعتکاف مین ہی
اور آب روان طائفہ ہین ہی

پابند زکوۃ نامیہ ہے
کاشانہ زر گل کو توتا ہے

لالا یہ مجاہد صبا رنگ
نافرمان ہو رہا ہی چو رنگ

سالک ہی چمن مین نہر موزون
مجذوب ہی شاخ بید مجنون

ہی صوفی صاف دل صنوبر
تحریک نسیم حالت آور

ہر تخم بجلوت آرمیدہ
ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال ہین برگ گل اوتاد
ہے نعم العبد سرو آزاد

خدمت مین بہار کی صبا ہی
سبزہ و سنبل کا بالکا ہے

سجادہ بدوش لالہ گیسو
یکسو شب زندہ دار شبنم

ہے استغراق نیلوفر کو
پاس انفاس ہی سحر کو

سیفی جو زبان خار پر ہے
نرگس کی نگاہ مین اثر ہی

وحدت ہی چمن مین منزل دوست
سادق ہی بہار پر ہمہ اوست

غنچہ نہ رہا تو گل ہوا ہے
واصل ہی جسے بیان وفا ہی

کہتا ہی اشارہ تو کجا لو
موتو امن قبل ان تموتو

خرقہ ہی نصیب یاسمن کو
عمامہ ملا ہے نارون کو

پیرایہ نو مین سمن ہے
سلطان مشائخ چمن ہی

عطار شمیم گلستان کی
ہم مرتبہ فرید بوٹی

پھولو نمین ہی یون الگا جو شراب
جیسے قطرہ نمین قطب الاقطاب

کیوڑا اکلزار پر فضا مین
غوث الثقلین اولیا مین

ہر تسبیح خموشی فکر مین ہی
ہر طائر شوق ذکر مین ہی

سوزش مین قلندرانہ قمری
اور چشتی سبز پوش طوطی

ہے خواجہ نقشبند دیکھا وہ
طاؤس علیہ رحمۃ اللہ

ہر کبک وری خلیل آذر
ہدہد نام خدا امیر ہے

اعجاز نسیم ہمدم ہو
انفاس مسیح کی قسم ہی

عالم مین وہی ہوا ہے چلتی
جو صبح الست کو چلی تھی

نغزیہ ہی مست نغمہ ہو
ہنگامہ لا الہ ہر سو ہی

باشان و شکوہ جلوہ فرما
شاہنشہ تخت گاہ الا

سامان ظہور کی ہے تمہید
قدرت پہ ہو رہی ہی تاکید

فیض روح القدس عیان ہو
افشای رموز کن مکان ہو

آئینہ ہو چار سوے عالم
لبریز تجلیات پیہم

ہر قطرہ ہو جوش تال بحر و بر
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر

وہ شان ہو آج رنگ و بو کی
مصداق ہو جل شانہ کی

لو جھنے حباب کو عطا کی
آب حیوان کی مینہ بکھری

فرمان بقا کے مستند ہون
احکام فنا کے مسترد ہون

کثرت وحدت مین ہو کی فانی
حاصل کرو عمر جاودانی

جہان حدوث کا قدم ہو
امکان پہ وجوب کا کرم ہو

سیرابی تازہ روپ دکھلائے
ہر شاخ خمیدہ راست ہو جاے

اسرافیل اپنی صور لا مین
ہر رنگ رمیدہ کو جما ہین

عزرائیل اب کرین نہ دورا
ناکار ہو کے زمین عدم کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت مسیح اکرم — ۹ شنبہ ۱۲ ہجری نبوی صلعم — صلی اللہ علیہ وسلم

۸۴۲ — ۸۴۷

مثنوی صبح تجلی

بضیا دی صبح کا بیان ہی — تفسیر کتاب آسمان ہے
ہے خاتمۂ شب دل افروز — دیباچہ نگار نسخۂ روز

آثار سحر ہوئے نمایان — سیپارہ لیے ہوئے ہی دوران
والیل کو ختم کر چکا ہے — آمادۂ ورد والضحی ہے

عنوان فلک ہی در منثور — لوح زرین سورۂ نور
اطراف بیاض مطلع صاف — والفجر کے حاشیہ پہ کشاف

معمورۂ دہر تا بیابان — ہم مطالع کشور بدخشان
ہر دشت ہی مثل دشت ایمن — ہر کوہ برنگ طور روشن

عالم مین ہے آفتاب تاثیر — آب حلب و ہوای کشمیر
جز دان سپہر مین ہی نہان — مشکوۂ شریف مہر تابان

آنکھین نظارہ کی طلبگار — نظارہ کا بخت خفتہ بیدار
منظور ہے حسن کا تماشا — ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

ہی شرق سے غرب تک پریشان — نور عینین پیر کنعان
وہ سورۂ یوسفؑ تجلی — یہ مطلع مصر کی عزیزی

ہستی کا دماغ آسمان پر — اوج افلاک مہر گستر
وہ ہے بلغ العلی کی تفسیر — یہ ہی کشف الدجی کی تعبیر

مضمون طلوع صبح صادق — مشہور روایت مشارق
موقوف حدیث شب کی تصحیح — رکھ دیجیے طاق پر سراج

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہی — انجم کا ستارہ ڈوبتا ہی
مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہی — مریخ کی سمت مشتری ہی

روپوش دبیر چرخ اخضر — ظلمت کا سیاہ کر کے ابتر
اہل مد کہکشان ہے مغرور — پروانہ نویس شمع کا نور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ — نظم پروین کا قافیہ تنگ
ہی فکر سپہر رات بھر کی — کیا بات ہی مطلع سحر کی

ہی مطلع صبح صادق اوستاد — از دیدۂ توثبت صاد برجا
ہے وقت اخیر شب خلاصا — الواح زبرجد فلک کا

ہنگام سپیدۂ سحرگاہ — ساعات مین نغمۂ شب کی ہو ہو
یک مخبر صادق البیان ہی — پیغمبر آخر الزمان ہی

کیفیت وحی مین ہے بلبل — ہی وقت نزول مصحف گل
سبزہ ہی کنار آب جو پر — یا خضر ہے مستعد وضو پر

نوبت ہی صدائے قمریان کی — طیاری ہی ہر باغ مین اذان کی
محو تکبیر فاختا ہے — قد قامت سرو دلربا ہی

اک شاخ رکوع مین جھکی ہی — اور دوسری سجدے مین جھکی ہی
سوسن کی زبان پر مناجات — جاری لب جو پہ التحیات

تو مبارک ہو قدم بوسی حضرت محسن اب نہیں باقی ہے کچھ خواہش ہمت محسن	کسکو ہوتی ہے نصیب ایسی سعادت محسن آرزو اتنی ہے بس روز قیامت محسن	ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور تو سراپا ہیں تم ہو عوض حور و قصور	یوں کہی بادشہ بارگہ عالم نور ہیں کہو ان وا مجھے نہیں ہرگز منظور

سر کے بل جاؤں جو نقش قدم سرور پر صاف محشر کی زمین رکھ لوں اوٹھا کر سر پر	تمت	مفت حاضر ہے مگر اسکی یہ ترکیب نہیں کھونٹے داموں بکے یوسف کی یہ تصویر نہیں

دیباچہ مثنوی صبح تجلی از نتائج افکار منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ نیضی الکاکوروی زینت افزائی سادہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا شب معراج کن صبح بیان ما ٭ پر جبریل گردان خامۂ عنبر فشان ما ٭ براق فکر برق آہنگ آہنگی دگر دارد ٭ بہ بنیم تا درین میدان کہ باشد ہمعنان ما
تجلی صبح تجلی ید بیضائی حمد و ثنای خداوندیست کہ عابد شب زندہ دار ماہ سینہ افروز داغ نیاز اوست و زبانہ خشک لب آفتاب سوختۂ گرمی شوق
و گداز اوست ٭ ای دل ہر ذرہ از مہر تو تاثیر ٭ سرست ہوای تو در سر ہمہ سرپری ٭ خاک شدہ بر عاشق در گذر ٭ سر کویت ٭
ہر ذرہ خاکی را خاصیت اکسیری ٭ اما بعد دیدن را تو بہ سرمہ مازاغ البصر و ما طغی کشیدن و شنیدن خط جلوہ خبر ہوسی صفا دیدن
کہ صبح تجلی از مطلع طبع سخنوری در میدنست و تجلی صبح از چاک خامۂ سخن گستری برخ کشیدن ہے کہ صبح و شام کو وقف عبادات
دلش گنجینۂ نور ارادت ٭ از ینجاست کہ خامۂ او شاخ نخل طور سیناست و نامۂ او ان ہو الا وحی یوحی گردش کلکش اگر طواف حاجات
سر کلکش دعای مناجاتیان قنادیل حرم و دوایر حروف رنگینش محراب کعبہ دات نورانگیزش زیر و زبرش فرقان حور جنان
خالش در تسبیح فرشتگان بیاض بین السطورش تجلیگاہ طور سواد الفاظش سویدای دیدہ حور صفای صفحۂ روی یوسف
سرف قرطاس و آب و تابش سوزن عیسی و رشتۂ مریم چو رخ شیرازہ بندی کتابش ہنگام اگر غبار وادی ایمن خاک اوست لباس
مردم دیدۂ اولی الابصار جارۂ قلم پاک او کر الکش از جوہر آہن ذوالفقار فطرتش را چوب سدرۃ المنتہی طیار و آتش را خضر از چشمۂ
آبحیوان آبدار روشنائیش را آئینہ داری ید بیضا در کار لیفۂ او ملبوس صوفیان صاف اعتقاد و پوششش قلمدانش
غلاف کعبہ عالی بنیاد و تعالی اللہ کلیم کلامیکہ طور سخن افروختہ روشنی فکر اوست سوختۂ آتش انگارش گلزار ابراہیم از فیض ذکر او
کج نگاہیکہ سوی گلستان تصنیفاتش دیدہ بسیاہی بنفشۂ این گلشن سرمہ است مبنی کشیدہ و دو بینیکہ جانبی بستان تالیفاتش خرامید
از گلہای عنایش بوی وحدانیت شنید زہی غنچہ طلبان گلشن معانی زناہ نسیم جنبش کلکش شگوفہ ارادت شگفتن و لالہ داران انجمن را آب دانش
داغ صافی شستن روزی باد و شیخ چشمی نرگس الفاظش اگر چشم نمای آموزگاران مکتب مینا نیست سنبل طرزش از زبانہ معلم مدرسۂ نکتہ دانی گردید

نعت جو ایمان ہے تو یک جزو ہے یہ ایمان کا
ہے نیا حاشیہ یہ نسخۂ قرآن کا

۵۲

نگہ پاک الف صاد ہے چشم زیبا / لام گیسو میں نہیں کچھ فرق املا
چہرہ پر ہے خط گلزار سے یعنی لکھا / کہ وہ ہے اصل ہے اے خلقت میں دنیا

جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجے
دیکھی تضمینیں بہت اک نئی تضمین کیجے

۵۳

پردہ کعبہ ہے گیسوئے حبیب یزدان / اور محراب جبیں کا ہے اوس پہ گمان
اوس میں پاکیزہ مصلا ہے نگہ کا داماں / مردم چشم ہے بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان

زیر رخسار مبارک وہ خط ریش لطیف
رحل ہے جس پہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

۵۴

لو لگاتی ہے یہی روشنی طبع رسا / شمع کافوری گردن کا دکھا جلوہ
نہیں پروانگی پاتی ہے مگر فکر رسا / پر جہاں جلتے ہیں جبریل کے اندیشہ کا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتش حسن گلوسوز کا یہ شعلا ہے

۵۵

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور / جس سے ڈوبی عرق شرم میں ہے شمع طور
کیسی مینا و صراحی کا بیان کیا مذکور / بزم تنزیہ کی کیسی اوسی مینا سے ظہور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن میں در آئے
خلد میں شربت دیدار حق اُچھو ہو جائے

۵۶

بال گردن پہ جھکے آئے تو ہوا یہ روشن / کہ شب قدر میں نورستہ میں مشکین سخن
ہے جو کس لیے ہر دو خامۂ ایجاد کو فن / انتخابی ہیں شب اشعار بیاض گردن

ہر شب در ورق چہرۂ آشفتہ بسر می بردی
تا کہ مسودۂ گیسو بہ بیاض آوردی

۵۷

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر / خامشی مہر دہن اور سخن ہے ششدر
مہر کی پشت کو مہر ودن نے جیسے لکھکر / کہ ہوا نامۂ پیغام پیمبری ختم اسپر

ہو گئے پھر بھی جو سیہ دل شقی گمراہ
ختم اللہ علی قلبہم انا للہ

۵۸

مہر انور کو جو معلوم ہے ہو حرف تمام / کیا اوس سے نمایاں تھا نہیں اسمیں کلام
راست ہے دعوی ختم نبوتی دین اسلام / ایک ہی مہر شہادت میں لکھے ہیں دو نام

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر
ایک سکے میں لکھا نام شہنشاہ و وزیر

۵۹

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہے / شاخ رنگین جو کہوں شاخ گل رعنا کہہ
طوطی خامہ اس باغ میں چپ بیٹھا ہے / بلبل طبع کو غنچہ کی طرح سکتا ہے

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہیں
دستہ ہے گلچین کو یہاں دستۂ گل کہتے ہیں

۶۰

ہاتھ کھینچے ہے جو ہے رنگ حنائی کا فوق / قلم انگشت شہنشہ ہے کہ اف وسیں ورق
کلک شاخ ذہب صفحہ کی گلشنی رنگتی / ہوگیا سینۂ عطارد کا بھی رشک سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اکٹھا ہو کر
میرے ہاتھوں پہ تصدق ہوئی گجرا ہو کر

۶۱

بند دست آپکا ہے بالکوئی آخر کا بند / طبع استاد ازل بھی ہے عجب نازک بند
انگلی ہر ایک ہے وہ مصرع موزون بلند / انگلی رکھ سکتے نہیں جسپہ کہیں دانشمند

مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

۶۲

گو کف دست سخا رکھوں میں کشادہ ہو گا / غور کیجے تو تشبیہ نہیں خاطر خواہ

رو برو آئی جو آئینہ تو اک سکتہ ہو
شامت آجای جو خورشید کو یہ سودا ہو

شمع کو بھی ہوس اوٹھ جاے جو کچھ نور ہو
صبح ہو جاے قمر حسن پہ گر مبتلا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کو سایہ کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتہ کیا ہے

سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے
اسی نکتے مین بھلا آپنے سمجھا کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نرہی
نور رخسار سے حرفو نمین سیاہی نرہی

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے
آبحیوان کہا خضر نے جو دیکھو وے

دہن معجز ہے گرچہ مسیحا بھی مجھے
اب قطرہ گہر خورشید کہے جو نہ شو شہ

کہون یاقوت تو وہ بات یہان پائی نہین
لعل بھی جون اوسکے آنکھین مری ٹھہرائی نہین

فکر وصف دندان مین کنارا سا آیا
جسکی تشبیہ نہو اوسکی صفت کیا ممکن

رات بھر تارے ہی گنتی رہی مجھکو حسن
یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہی مین تاب سخن

غور سے دیکھیے تو شبہہ کے یہ چھالے ہین
بالب ساغر افلاک کے تبخالے ہین

قطرۂ جان بل تشبیہ میں اور دو کر
پانی پانی مین ہوا جوش مروت سے گہر

آیا دہن مین لیکے گر دیتی گوہر
معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون اکثر

کہ درین قطرہ سائل نم لا تقہر نیست
در پے در یتیم آیہ لا تقہر نیست

اک تبسم کو کلید در جنت سمجھیان
ہوئے غفار کو دندانہ تشدید عیان

نامہ تحریر نسخ ہے جو حضرت کی زبان
فقط انتخاب سرنامہ ہے مسک و دندان

نامہ ملفوف ہو نہیں ہے بطرز دلخواہ
ہے لفافہ رخ خط پشت لب انشاء اللہ

اے سخندانو کہے یہ سر اسرار کسی کو بیان
بھیجنے مین تحفہ گوہر کے جگر تنگ دندان

ملگیا خاک مین جو چشمہ آب حیوان
درج یاقوت مین آتش حسد سے دہن کا دہوان

رنگ غنچہ کا اور گل کی تعلی چھوٹی
منہ دیکھے پستہ کے ہوائی یہ ہوائی چھوٹی

کوئی کہتا ہے کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمہ حیوان کہیے

کوئی کہتا ہے ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ مشتہر اوسکا لقب تازہ کیا
حقانی نے اوسے صاحب آوازہ کیا

غنچہ نو پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون
مین شگفتہ قلم منع اوسی کیون کر ہون

گفتگو اسمین ہے بولی مری طبع موزون
جس سے کھا ہر سخن کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا اگر ہمنے معما سمجھا

ریش مرسل کو نبوت کا رسالہ کہیے
سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے

کشش خط شکست دل اعدا کہیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے

اسکی رو داری سے اللہ نے بخشا ہمکو
ہے شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

رخ پر نور ہے قرآن کا پہلا نسخہ
مشکل از بسکہ تھا مضمون دہن کہتے

ہاتھ سے اوسکے جسے خاص صفت نے لکھا
اپنی حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

یہ صبح سعادت جہان ہے　　نوروز بہار جاودان ہے
مفتاح خزینہای اسرار　　مصباح تجلیات انوار

ہے بدر کمال اوج تشبیہ　　برزخ جمال مہر تنزیہ
نازل ہے زمین پہ کبریائی　　بندے کے لباس مین خدائی

او سوتت دیار مین عرب کے　　مطلع سے تجلیات رب کے
برج شرف قریشیان مین　　اور ہاشمیون کی خاندان مین

کعبے کی زمین نامور سے　　اور عبدالمطلب کی گھر سے
اسلام کا آفتاب چمکا　　بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوئے سرور دو عالم　　پیدا ہوئے فخر نوح و آدم
محبوب خدا نبی مرسل　　صبح دوئمین روز اول

شاہنشہ انبیا محمد　　تاج سر اصفیا محمد
پیدا ہوئے حضرت پیمبر　　صبح قدرت کے سعد اکبر

واللیل اشارتے ز مویش　　والشمس عبارتے ز رویش
خورشید سپہر دین محمد　　نور عین الیقین محمد

پیدا ہوئے قبلۂ طریقت　　پیدا ہوئے کعبۂ حقیقت
مقصود ازل اجل و اعلی　　منظور حضور حق تعالی

سلطان فلک حشم محمد　　مہر عرب و عجم محمد
پیدا ہوئے پادشاہ ذیجاہ　　آرایش تخت لی مع اللہ

عین عرفان و مردم عین　　ابروے جبین قاب قوسین
جان و دل مرسلین محمد　　روح روح الامین محمد

پیدا ہوئے خاتم النبیین　　مہر عرفان عزت و تمکین
با اسم احمد احد بلا اسم　　شایستۂ صد صلوۃ و تسلیم

گنجینۂ راز اصطفا محمد　　آئینۂ حق نما محمد
محو رضوان حق روانش　　آل و اصحاب پیروانش

کیفیت وجد مین ہے اب ذوق　　کہتا ہے خطیب خانۂ شوق
ہے ذکر ولادت پیمبر　　اعلی و اولی اہم و اکبر

خاتمۂ مثنوی صبح تجلی از منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ فیضی الکاکوروی متخلص بہ افسون

گر فروزد نور صبح شب دیجور من　　منت عالی کشد موسی بر اطور من
رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا　　مید صبح تجلی از دل پر نور من

بنام ایزد اینچہ ہمایون مجموعۂ عرفانست صد تجلی دبخشید را بوجد و حالت آورد یا گلدستۂ معانیست معرفت خیز ہزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرنی طبلۂ عطار معنویست وحدت بوے مولانا روم و شیخ فرید را از خویش برباید شمس تبریز را پیراہن یوسف از تن ہر حرفہاے از محی الدین سخن خدای معانی را یگانۂ دہشور مولوی محمد محسن کہ منصور گلکش را ہر دم نالۂ انا الحق بر زبانست جذبہ و مانی از گوش خود نمایان فرو ریزد دانستہ کہ رضوان را فکر تار طرہ و حور رو سوزن مژہ غلمان در دست و مشتری برای سوداے شکنجہ مہر را از جیست اگر جدول دولت شیرازہ بندی اجزای خور سر ریشان را باہم سازد نسبت ستارہ بخت جا ہسپند افروز خداوندگار زمن اگر این نو آئین ع رود بخت از طبع ظلیفۂ کرو بینی لبو دادیون وظیفہ کرد بیان ام

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع مولوی محمد احسن احسن اللہ الیہ تحصیلدار موہان ضلع اوناؤ ملک اودھ برادر خرد مصنف سلمہ

از معجزات نظم کسانیکه منکر اند — احسن کلام حضرت محسن شنیده اند
استاد و ہم برادر و ہم قبلۂ من ست — در بارگاه فکر متینش برگزیده اند
این نسخه را بدیده انصاف بنگرند — آنانکه صاف و درد معانی چشیده اند
جوش بہار حسن معانی ست در نظر — بیتاب و اضطراب ودل آرمیده اند
زاب صفای بندش و ترکیب دلکشا — بر صفحۂ نگاه خود آئینه چیده اند

صد بار خوانده اند ہزار آفرین برو — روزیکه آب و رنگ سخن آفریده اند
المختصر که سدره نشینان اوج فکر — بر شاخ نغمه‌اش ثمر نارسیده اند
سبحی شد آشکار که رنگین طبیعتان — از باده‌های وجد صبوحی کشیده اند
از خوش رنگان بہار گل سخن — در راه شوق آمد مضمون دویده اند
از ہوش طالبان بہار آشنا مپند — دیوانگان صبح گریبان دریده اند

تاریخ سال از لسان سروش غیب — صبح بہار آمد مضمون شنیده اند

سنہ ۱۲۸۹ ہجری صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ قصیده از مصنف قصیده ابیات نعت سنہ ۱۲۷۴ھ

مخمس نعتیہ

تاریخ مخمس از مصنف خمسه مخمس نعتیہ سنہ ۱۲۸۵ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دبستان محبت میں سبق تھا مجکو ابجد کا — کہ عطر فتنہ میں ڈوبا ہی رومال اوس سہی قد کا — کنھا سبزے نے چھینٹا دیا آب زمرد کا